روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۹ | پیر ۲۷ رجب ۱۴۱۴ھ، ۱۰ صلح ۱۳۷۳ھش، ۱۰ جنوری ۱۹۹۴ء

انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلیویژن کی باقاعدہ نشریات

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک نئے اور انقلابی دور کا آغاز

پہلے روز کی نشریات ۳ گھنٹے جاری رہیں۔ جلد یہ نشریات ۱۲ گھنٹے روزانہ نشر ہونگی۔

لندن - ۷ جنوری۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیت الفضل لندن سے انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن (MTA) کی باقاعدہ روزانہ نشریات کا آغاز ہو گیا ہے اور اس طرح سے جماعت احمدیہ ابلاغ کے ایک انقلابی دور میں داخل ہو گئی ہے۔ اب دنیا بھر کے کونے کونے میں موجود افراد ڈش انٹینا کے ذریعے روزانہ جماعت احمدیہ کے پروگرام ٹیلی ویژن پر دیکھ اور سن سکیں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں باقاعدہ نشریات کے افتتاح کے طور پر ان نشریات کے آغاز کا اعلان فرمایا اور یہ بات بیان فرمائی کہ دنیا بھر میں ٹی وی کو جن اعلیٰ مقاصد کے لئے جماعت احمدیہ استعمال کر رہی ہے اور کوئی نہیں کر رہا۔ اور یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ممکن ہوا ہے۔ اللہ کا فضل نہ ہو تو سارے پروگرام بے کار اور بے حقیقت ہیں۔

اس پروگرام کے نشر کرنے کے ذمہ دار جسوال برادران ہیں جن میں مکرم سعید جسوال صاحب، مکرم محمد احمد صاحب جسوال، مکرم وسیم جسوال صاحب اور مکرم راجہ طاہر احمد صاحب شامل ہیں۔

پہلے دن احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات تین گھنٹے تک دکھائی گئیں۔ حضور ایدہ اللہ کے خطبہ سے قبل جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کا ایک حصہ جس میں حضرت مسیح موعود کا پر معارف منظوم کلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا منظوم کلام شامل تھا۔ اس کے بعد مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن سکرین پر نمودار ہوئے اور ساری جماعت کی طرف سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارک پیش کی جن کے بابرکت دور میں اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا ہے۔ مکرم راشد صاحب نے کہا کہ آج ۷ جنوری ۱۹۹۴ء کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے احباب کو متوجہ کیا کہ ان پروگراموں کو خود بھی دیکھیں اور اپنے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے بھی استعمال کریں۔ اور دیگر احباب اور دوستوں کو بھی دکھائیں۔

اس کے بعد مکرم بشیر احمد خان صاحب

باقی صفحہ ۷ پر

دنیا بھر میں ٹی وی کو ان اعلیٰ مقاصد کیلئے استعمال نہیں کیا جاتا جن کیلئے ہم کر رہے ہیں

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی باقاعدہ اشاعت شروع ہو گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۷۔ جنوری ۱۹۹۴ء کا خلاصہ جو احمدیہ ٹیلی ویژن کے توسط سے دنیا بھر میں LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(خطبے کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۷۔ جنوری ۱۹۹۴ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ میں انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کی باقاعدہ نشریات کا افتتاح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ دنیا بھر میں کہیں ٹی وی کو ان اعلیٰ مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا رہا جن کے لئے ہم استعمال کر رہے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب اللہ کا فضل ہے اللہ کا فضل بیچ میں سے اٹھ جائے تو سارے پروگرام بے کار اور بے معنی ہو کر رہ جائیں۔

انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کے پہلے روز کے پروگراموں کے اجراء کے روز ہی ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا شمارہ بھی باقاعدگی سے شائع ہونا شروع ہو گیا۔ پہلا باقاعدہ پرچہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے ٹی وی پر دکھایا۔ اس کے علاوہ ریویو آف ریلیجنز نئے انتظامات کے تحت ۱۰ ہزار کی تعداد میں ۱۴/ جنوری کو شائع کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ خطبہ بھی ساری دنیا میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج وہ جمعہ کا دن آیا ہے جس کی بہت دیر سے دل میں تمنا تھی۔ اور انتظار تھا۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کا باقاعدہ آغاز ہو رہا ہے۔ ماریشس کی سرزمین سے میں نے جو اعلان کیا تھا آج انگلستان کی سرزمین سے اس کے باقاعدہ آغاز کا اعلان کر رہا ہوں۔ یہ پروگرام یورپ میں اب ساڑھے تین گھنٹے اور ایشیا اور افریقہ میں روزانہ ۱۲ گھنٹے ہوا کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شروع میں یہ پروگرام تجرباتی طور پر ہوں گے۔ تجرباتی اس لحاظ سے کہ تمام ٹیمیں نو آموز ہیں ان کو اس کام کی کوئی تربیت نہیں ملی۔ اس لئے کہ اس کام کے لئے جو بے شمار پیسہ درکار ہوتا ہے وہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو پروگرام ہوں گے وہ جماعت احمدیہ کی تربیت ہی کے لئے نہیں بلکہ دنیا بھر کے لئے ہوں گے۔ کہیں دنیا میں ٹی وی کو ان اعلیٰ مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا گیا جن کے لئے ہم کر رہے ہیں۔

آج جماعت احمدیہ ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا بھر کی جماعتوں کو لکھا گیا تھا کہ وہ اس مقصد کے لئے اپنے اپنے پروگرام تیار کر کے بھجیں کیونکہ ساری دنیا کے مختلف علاقوں کی اپنی اپنی ضروریات ہیں ان سب کے لئے یہاں سے پروگرام بنانا ممکن نہیں ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے پہلا پروگرام جو ہمیں موصول ہوا ہے وہ بنگلہ دیش کی جماعت سے آیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر پروگراموں پر کام ہو رہا ہے۔ زبانوں کے پروگرام پر کام ہو رہا ہے۔ علاقائی حالات اور تاریخ کے حوالے سے پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔ اس لحاظ سے انگلستان کی جماعت سب سے آگے ہے۔ رفیق حیات صاحب کی ٹیم بڑی محنت سے دن رات کام کر رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں وہ وین دیکھنے گیا جو یہ پروگرام ٹرانسمٹ کرنے کے لئے جماعت نے حاصل کی ہے تو مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ لڑکوں کی ٹیمیں اور لڑکیوں کی ٹیمیں اس پر کام کر رہی ہیں۔

ماریشس کی جماعت کے اخلاص کا تذکرہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس مرحلے پر میں چند کلمات ماریشس کی جماعت کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ یہ بہت ہی مخلص محنتی اور فدائی جماعت ہے۔ بہت وسیع تعلقات اور رابطے قائم ہوئے۔ ہر

مسلسل صفحہ ۲ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

چھوٹے بڑے مرد عورت سے ملاقات ہوئی۔ جو عمومی تاثر مجھ پر جماعت کا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جماعت میں اخلاص بہت نمایاں ہے۔ اور یہ اخلاص ہر جگہ اور ہر طرف ہے۔ جماعت احمدیہ ماریشس کی یہ خاص خوبی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی کہ یہ اپنے بزرگ مربیان کو بہت محبت سے یاد رکھتے ہیں۔ یہ ان محسنین کو یاد رکھے ہوئے ہیں جن کے ذریعے خدا تعالیٰ نے ان کے مقدر جگائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا باقی جماعتوں کو بھی ایسا کرنا چاہئے۔ جہاں زندہ مربیان سے تعلق اور رابطہ رکھنا ضروری ہے وہاں فوت شدہ مربیان کا بھی ذکر خیر ہوتا رہنا چاہئے۔ دیگر دنیا کی جماعتیں بھی اس بارے میں پروگرام بنائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ماریشس کی جماعت کا تمام جماعتوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے میرے دورے کے دوران بہت غیر معمولی محنت کی ہے اور تھکے نہیں۔

دیگر جماعتوں کے دینی پروگراموں کا تذکرہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مختلف جماعتوں میں ہونے والے دینی پروگراموں کا ذکر فرمایا۔ حضور نے جن جماعتوں اور ان کے دینی پروگراموں کا ذکر فرمایا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

جماعت احمدیہ سرگودھا شہر کا جلسہ سالانہ - جماعت احمدیہ تحصیل بھلوال کا جلسہ سالانہ۔ لندن ریجن کے اطفال کا ایک روزہ اجتماع۔ بعض عرب جماعتوں کے خدام انصار اور لجنات کا اجتماع۔ ضلع میر پور خاص کا پانچواں جلسہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سارے اجتماعات کو مبارک کرے۔ حضور نے فرمایا کہ سب اچھے اجتماعات کو ویڈیوز پر محفوظ کریں۔ یہ سارے اجتماعات جھلکیوں کے طور پر عالمی بن جائیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا بھر کے ان پروگراموں کو سامنے رکھ کر حضرت مسیح موعود (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کا یہ الہام پڑھتے رہیں کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس میں "میں" کے لفظ پر زور دیتا ہوں۔ اللہ فرماتا ہے کہ دنیا سے کیا ہوتا ہے میں پہنچاؤں گا۔ میرے ماننے والوں کو بھی اتنی توفیق کہاں۔ میں پہنچاؤں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انٹرنیشنل احمدیہ ٹی وی کے ذریعے یہ سارا انتظام فرما رہا ہے۔ ہماری کوششوں کے تو محض بہانے ہیں۔ اللہ کا اگر فضل اٹھ جائے تو سارے پروگرام بے کار اور بے معنی ہو کر رہ جائیں گے۔

الفضل انٹرنیشنل کا باقاعدہ اجراء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج وہ مبارک جمعہ بھی ہے جب پہلی مرتبہ باقاعدہ طور پر الفضل انٹرنیشنل لندن کا اجراء ہو رہا ہے۔ چوہدری رشید احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے بڑی خوبصورت پیشکش کی ہے۔ اب اللہ نے چاہا تو ہر ہفتے یہ الفضل آپ تک پہنچا کرے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی قیمت ۵۰ پنس رکھی گئی ہے جو غریب ملکوں کے لئے شاید زیادہ ہو۔ آمد کو بڑھانے کے لئے ایک الگ ٹیم مقرر کی گئی ہے جو اشتہارات اکٹھے کرے گی۔ اس ٹیم میں قابل تجربہ کار اور جوش رکھنے والے نوجوان شامل ہیں۔ جوں جوں ہماری آمد بڑھے گی۔ اس کے چندے کو کم کرنا شروع کر دیا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الفضل کبھی بھی منافع کمانے کا ذریعہ نہیں بنا۔ صرف یہ کوشش ہو گی کہ یہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ ریویو اور الفضل دونوں کا یہی نکتہ نظر ہو گا۔

ریویو آف ریلیجنز کے بارے میں اعلانات

ریویو آف ریلیجنز کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ماہانہ رسالہ ایک ہفتے کی تاخیر سے شائع ہو گا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اس کی اشاعت کی فکر ہے ہم نے ۱۰ ہزار کی تعداد میں شائع تو کر دیا ہے یعنی ہو رہا ہے لیکن ضرورت یہ ہے کہ عام انگریزی دان طبقے کے علاوہ مخلص، دل کے سچے ایسے لوگوں کی تلاش کی جائے جو دل میں خدا کا خوف رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر مذہب میں ملتے ہیں۔ ریویو سب دنیا کی ہدایت کے لئے ہے۔ اس کے لئے محض زیادہ پتے اکٹھے نہ کریں ڈائریکٹریاں دیکھ کر اندھا دھند پتے اکٹھے کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں تو صاحب علم ایسے افراد کے پتوں کی ضرورت ہے جو زندگی کے دائرے میں ایک مقام رکھتے ہوں۔ اچھے مزاج کے شریف النفس لوگ ہوں ان تک اگر ریویو پہنچا دیا جائے تو ہزارہا کی تعداد میں بالائی طبقے سے چٹھیں آنی شروع ہو جائیں گی۔ اس کے لئے جلد پتہ جات بھجوائیں۔ اس کے بعد بجٹ کی طرف بھی توجہ دیں کیونکہ ریویو کو زیادہ سے زیادہ وسیع دنیا میں پھیلانا ہمارا مقصود ہے۔

ایم ٹی اے پر اشتہارات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابھی تک عالمی احمدیہ ٹی وی پر اشتہارات کا سلسلہ شروع نہیں ہوا۔ بڑے بڑے کاروباری طبقوں کو یہ بتایا جائے کہ یہ ٹی وی دنیا بھر میں بڑے انہماک سے دیکھا جاتا ہے تو وہ اشتہار دینے پر راضی ہو جائیں گے۔ بہت سے ادارے زیادہ وقت بھی مانگیں گے۔ ان کو ہم ایم ٹی اے کے وقت کے بعد ٹائم دیں گے۔ دنیا بھر کے نشریاتی اداروں کو پالیسی پر تو ہمارا کنٹرول نہیں۔

احمدیہ ٹی وی کی ٹیم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جسوال برادران نے بے حد محنت سے کام کیا ہے۔ وہ اپنا سب کچھ اس میں ڈال چکے ہیں۔ مزید کی اب ان میں طاقت نہیں رہی۔ ماریشس میں بھی انہوں نے غیر معمولی اخلاص سے کام کیا۔ مرکزی کام تو اب بھی یہی سنبھالیں گے۔ لیکن اب دیگر کاموں کے لئے ان کو مؤیدین کی ضرورت ہے۔ جس طرح انگلستان کی جماعت نے اس پر لبیک کہا ہے اس طرح سے اب زیادہ سے زیادہ ٹیموں کی اس میں شمولیت کی بھی ضرورت ہے۔

ذکر الٰہی کا موضوع ذکر الٰہی کے سلسلے میں خطبات کے جاری شدہ موضوع کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے بڑی باریکی سے اور بڑی گہرائی سے ذکر الٰہی کی تمام باتیں اور تمام مراحل بیان فرمائے ہیں اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ایمان افروز اور خوبصورت احادیث کے ذریعے ذکر کا مضمون تفصیل سے بیان فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تھا تو آپؐ فرماتے کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ تجھے ترک نہیں کیا جا سکتا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بظاہر کھانا کھانے کے بعد اب کھانے کو ترک کیا جا رہا ہے مگر ساتھ ہی اللہ کی طرف رجوع فرماتے ہیں اور یہ قیمتی نصیحت فرماتے ہیں کہ ہر چیز کو ترک کیا جاتا ہے مگر اللہ کو کسی قیمت پر بھی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذکر اللہ کا بیان کرتے ہوئے حضرت نبی کریم ﷺ جا بجا اپنی صداقت کے نکات بیان فرماتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد اس پیارے انداز میں اللہ کا ذکر کرنے والا کوئی مفتری ہو ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ کام اللہ کے عاشق ہی کر سکتے ہیں۔

ایک اور روایت کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت ﷺ فرماتے کہ تمام ملک کی شام ہو گئی ہے۔ اس میں یہ نہیں فرمایا کہ تمام دنیا میں شام ہو گئی ہے۔ حالانکہ اس وقت جو دن رات کے نظریات تھے وہ یہ تھے کہ ساری دنیا پر بیک وقت رات ہوتی ہے اور بیک وقت دن چڑھتا ہے لیکن آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ شعور عطا کیا گیا تھا کہ ہر ملک کی شام الگ اور ہر ملک کی صبح الگ وقت پر ہوتی ہے حضرت نبی پاک ﷺ جب رات ہوتی تو رات کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتے مگر رات کی اچھائی کا بھی ذکر فرماتے۔ جہاں رات کو اللہ تعالیٰ نے سکینت و آرام کا ذریعہ بنایا ہے وہاں پر اہل ثروت لوگ رات کو اپنے عیش و عشرت کا ذریعہ بھی بنا لیتے ہیں اور ایسے لوگوں کی راتیں ان کے تکبر کی خاص طور پر مظہر ہوتی ہیں۔

حضرت نبی اکرم ﷺ رات کو سوتے تو فرماتے میں تیرے نام سے ہی مرتا ہوں اور تیرے نام سے ہی جیتا ہوں۔ پھر جب سو کر اٹھتے تو فرماتے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے موت سے مجھے پھر زندگی دی اور ہم نے اسی کی طرف جانا ہے۔ اس طرح جب رات کو سوتے تو اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتے۔ جس طرح موت کے وقت انسان اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہے اس طرح دعائیں کرتے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب آنحضرت ﷺ جن کو اللہ نے ہر عذاب سے پناہ دے رکھی تھی اور روحانیت کا ہر بلند ترین مرتبہ عطا فرمایا تھا جب آپؐ ایسی دعائیں مانگتے تھے تو ایک عام انسان کو کتنی زیادہ دعائیں نہیں کرنی

باقی صفحہ ۷ پر

صاجزادی امتہ الشکور

سیرۃ حضرت اماں جان

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

صاجزادی امتہ الشکور صاحبہ حضرت اماں جان کے متعلق اپنی کتاب سیرت حضرت اماں جان میں لکھتی ہیں:-

اگر تربیت کے معاملہ میں آپ کی کڑی نظر تھی تو دوسری طرف بچوں سے پیار بھی بہت تھا۔ ان کی چھوٹی چھوٹی بات کا بھی بہت احساس کرتیں۔ اپنے بچوں کے علاوہ جماعت کے بھی سارے بچوں سے آپ کو بہت محبت تھی سب کو اپنی اولاد کی طرح سمجھتیں انہیں کھلا پلا کر بہت خوشی کی باتیں کرتیں۔ لطیفے سناتیں پہیلیاں بوجھواتیں۔ کہانیاں سنواتیں۔ خود بھی بڑے شوق سے سنتیں۔ ایک دن عرفانی صاحب کی بیوی جن کا ذکر پہلے آچکا ہے اماں جان کے پاس آئیں اس وقت حضرت امام جماعت الثانی اپنی چھوٹی عمر میں حضرت اماں جان کے پاس بیٹھے تھے۔ اور اماں جان کی ملازمہ سردار سے کہانیاں سن رہے تھے۔ عرفانی صاحب کی بیوی کو دیکھ کر سردار نے کہا "میاں اب ان سے سنو" خیر انہوں نے بھی ایک کہانی سنائی۔ جو میاں محمود کو بہت پسند آئی۔ اگلے روز جب وہ اماں جان کے پاس گئیں تو میاں محمود انہیں دیکھ کر آگئے اور اماں جان کی گود میں بیٹھ کر بولے "اماں جان محمود کی اماں آگئیں۔ تم ان کو کہو کہانی سنائیں" اور بار بار زور دینے لگے آخر اماں جان بولیں۔ "بھوا تمہیں خیال نہیں آتا میرا بچہ کہانی سننے کو کہہ رہا ہے" وہ بولیں "اماں جان دن کو کہانی کہاں اچھی لگے گی"۔ آپ نے فرمایا۔ "نہیں۔ بس ہم دن ہی کو سنیں گے"۔ جب وہ کہانی سنا رہی تھیں تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی تشریف لے آئے اور پوچھا "یہ کیا کہہ رہی ہیں"۔ حضرت اماں جان نے بتایا کہ کہانی سنا رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا "ہاں ہاں سناؤ۔ بچوں کو کہانیاں سنانے سے عقل بڑھتی ہے"

حضرت اماں جان بچوں کے ہلکے پھلکے مذاق کا برا نہ مناتی تھیں۔ نہ ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت اماں جان کے پاس چار بچیاں آئیں آپ اٹھیں اور ان کے لئے چلغوزے لے کر آئیں۔ ان میں سے جو سب سے چھوٹی بچی تھی۔ وہ شریر تھی۔ وہ اپنی بڑی بہن سے بولی۔ دیکھو طاہرہ چلغوزے مت کھانا۔ ورنہ اماں جان تمہیں ندیدہ سمجھیں گی۔ حضرت اماں جان اس کی یہ بات سن کر خوب ہنسیں اور بولیں۔ میں بالکل تمہیں ندیدہ نہیں سمجھوں گی خوب بے تکلف ہو کر کھاؤ۔

آپ کو اپنے تمام رشتہ داروں سے بہت محبت تھی۔ خاص طور پر اپنے بھائیوں اور اولاد کو بہت چاہتی تھیں۔ اپنی بہوؤں سے بیٹیوں کی طرح پیار کرتیں۔ اور ان کا خیال رکھتیں۔ سب کی ضرورتوں کا خیال رکھتیں۔ رشتہ داروں کی دعوت کرنا' پھر سب کو پسند کا کھانا پکا کر کھلانا تو آپ کی خاص عادت تھی۔ ہر عید پر سب آپ کے مہمان ہوتے۔ آخری عمر تک سب کی دعوت کرتی رہیں۔۔ بلکہ بالکل آخر میں جب طبیعت کافی کمزور ہو گئی تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بلا کر فرمایا۔ "میاں میری طبیعت اب کمزور ہے۔ میرا دل کرتا ہے کہ کوئی رقم مجھ سے لے کر خاندان کی دعوت کا انتظام کر دے۔ اب خود میرے سے ہوتا نہیں" چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے خود سارا انتظام کروادیا۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بتاتے تھے کہ اماں جان کو اپنے بھائیوں کی تکلیف کا بہت احساس ہوتا تھا۔ جب مجھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور دوسرے احباب نے میری خواہش کے مطابق ڈاکٹری پڑھنے کا ہی مشورہ دیا تو مالی پریشانی کی وجہ سے میں مشکل میں پڑ گیا۔ اور میں مایوس ہو گیا کہ اب میرا داخلہ نہیں ہو سکتا۔ جب اماں جان کو پتہ چلا تو فوراً بولیں "تم شوق سے پڑھتے جاؤ میں اپنے ذاتی خرچ میں سے تمہیں رقم دوں گی۔ کسی کو پتہ نہ چلے گا یہاں تک کہ حضرت صاحب کو بھی اس کا علم نہ ہو گا۔ "یہ بات آپ نے اس لئے کی کہ میر صاحب کی غیرت کو چوٹ نہ لگے۔ اور اس طرح خدا کے فضل سے میر صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے اور اچھے سرجن بن گئے۔

بہوؤں کے ساتھ سلوک کے متعلق آپ کی بڑی بہو حضرت ام ناصر صاحبہ نے بتایا کہ جب میری شادی ہوئی میں گیارہ سال کی تھی۔ پہلے دن اماں جان نے مجھے اپنے ساتھ سلایا۔ کہ "یہ بچی ہے اداس ہو جائے گی" اور بعد میں بھی مجھے اتنا پیار دیا اور میرا خیال رکھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی محبت بڑھتی ہی گئی۔ یہاں تک کہ میں اپنا میکہ بھول گئی۔ جیسے ایک ماں کی گود سے نکال کر دوسری ماں کی پیار بھری گود میں خدا نے مجھے بھیج دیا۔

اولاد سے آپ کی محبت کا حال نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اس طرح بیان کرتی ہیں۔

"آپ بہترین ماں تھیں۔ آپ کا سینہ ممتا کے جذبات اور پیار سے بھرا ہوا تھا۔ آخر عمر تک بچوں کی چھوٹی چھوٹی بات کا بھی خیال رکھتی رہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی کو بچپن میں میٹھے تاروں کے گولے جنہیں پنجاب میں "مائی بڈھی دا جھاٹا" کہتے ہیں۔ بہت پسند تھے۔ وہ جب بھی کسی بچے کو کھاتے دیکھتیں پیسے دے کر فوراً منگوا لیتیں اور فرماتیں جاؤ میاں محمود کو دے آؤ۔ انہیں بہت پسند ہے۔ اس طرح ہر وقت ان کے کھانے پینے کا خیال رہتا۔ اس طرح اگر کوئی چیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پسند کی پکی ہے تو کہتیں یہ میری "بشریٰ" کو پسند ہیں۔ کوئی جا کر اسے دے آؤ۔ اپنی آخری بیماری کے دنوں میں جب اکثر غنودگی کی حالت رہتی اس وقت بھی بچوں کا خیال رہتا۔ ایک دن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مرزا شریف احمد صاحب سمجھیں جو اس وقت بیماری کی وجہ سے لاہور تھے۔ مجھے آہستہ سے کہنے لگیں "شریف کو چائے پلوادو۔ کہیں سر میں درد نہ ہو جائے"

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں۔ کہ اپنے میاں کی وفات کے بعد میں نے اماں جان سے اتنی محبت پائی کہ مجھے اپنا غم بھول گیا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے میں دوبارہ ماں کی گود میں واپس آگئی ہوں۔ جب نئی نئی تقسیم ملک ہوئی اور قادیان سے لاہور آئے تو کسی کی بھی مالی حالت اچھی نہ تھی۔ ایک بار میں بازار گئی۔ ایک کپڑا بے حد پسند آیا لیکن لے نہ سکی۔ واپس آکر باتوں باتوں میں اماں جان سے ذکر ہوا تو بولیں "کس دکان پر دیکھا تھا۔ کیا رنگ تھا"۔ کہنے کو عام سی باتیں ہو رہی تھیں لیکن اگلے دن کیا دیکھتی ہوں کہ وہی قمیض کا ٹکڑا اماں جان لے کر آرہی ہیں کہ "لو پکڑو اور سلوا کر پہنو۔ کل سے مجھے نیند نہیں آئی کہ میری بچی دل مار کر خالی ہاتھ واپس آگئی۔ غرض اماں جان کو اپنی اولاد کی چھوٹی سے چھوٹی خواہش کا خیال رہتا اور اولاد کی تکلیف اپنی تکلیف سمجھتیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

لجنہ کالم

مسئلہ دعا کے متعلق حضور فرماتے ہیں:- یہ ایسا ہتھیار ہے کہ جہاں پڑے کاٹ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے فرماتا ہے کہ اے میرے رسول ہمارے بندوں سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے اگر تم دعا سے اس کے ساتھ تعلق نہ رکھو۔ مگر افسوس ہمارے ملک میں دعا کی ایسی بے قدری ہوئی ہے۔ کہ ٹوٹی جوتی کی بھی نہ ہوتی ہو۔ حالانکہ دین حق نے (فرمانبراروں کو) یہ ایک ایسا ہتھیار دیا ہے جس پر وہ جتنا بھی ناز کرتے کم تھا۔ دعا خالق اور مخلوق کے مابین راستے کی سیڑھی ہے۔

ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک کھائی کھدی ہوئی ہے اور بھیڑیں لیٹی ہوئی ہیں گویا ذبح کرنی ہیں۔ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ وہاں پہنچے تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کے منتظر تھے۔ کہ ان کو ذبح کریں اس وقت کشفی طور پر آپ کو معلوم ہوا کہ بھیڑیں گنہگار انسان ہیں۔ پھر آواز آئی کہ (-) خدا سے دعا کرو کہ تمہاری سختیاں معاف ہوں گویا سخت سے سخت مشکلات کا حل دعا سے ہو سکتا ہے۔ اگر دعا نہ ہوتی تو انسانی زندگی بالکل بے کیف رہتی۔

حضرت مسیح ناصریؑ نے کیا لطیف فرمایا کہ "انسان روٹی سے نہیں خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے۔" پس خدا کا علم اور اس کے بعد دعا انسانی زندگی کے لئے ضروری ہے اس کے بغیر تمہاری زندگیاں بے کار تمہارے کام بے ثمر ہیں۔ یہ مت خیال کرو دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ خدا کو نہیں مانتے اور وہ پھر بھی بڑے خوش نصیب ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ مگر بادشاہت کوئی کامیابی نہیں۔ اگر کوئی اس پر گھمنڈ کرتا ہے تو اس کی بے وقوفی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جس طرح ایک کس مپرس چوڑھا جان کندنی یا تکلیف جسمانی کے وقت درد و کرب سے کراہتا ہے اسی طرح ایک طاقتور مگر خدا کو نہ ماننے والا بادشاہ بھی۔

نبیوں کی زندگی دیکھو کہ جن کو زمانہ کے شد و مد کی کچھ پرواہ نہیں۔ دکھوں کا غم نہیں۔ مصائب میں سینہ سپر بھی ہیں اور بے فکر بھی۔ غرض ان کا دل اس طرح مطمئن ہے کہ تمام جہان کی بادشاہت حاصل کر کے ایک دنیاوی بادشاہ کا بھی نہیں ہو سکتا۔ وجہ

باقی صفحہ ۷ پر

پروفیسر میاں محمد افضل

انگریزی سکھائیے مگر.........

انگریزی سیکھنے کی بات میں نے ۹۰-۱۹۸۹ میں کی جب کہ اس موضوع پر چار مضامین لکھے جو کہ پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے گئے۔ آج کا موضوع سخن قدرے مختلف ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں انگریزی سکھانے کی مہم شروع ہو رہی ہے یا شروع ہو چکی ہے۔ کچھ سال قبل اسلام آباد کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ دارالخلافہ کی امتیازی حیثیت برقرار رکھنے کے لئے وہاں کے سکولوں سے امتیازی سلوک کرتے ہوئے ان میں انگریزی کی تعلیم پہلی جماعت سے شروع کی جائے۔ اس پر عمل در آمد شروع ہوا اور یہ طرۂ امتیاز اسلام آباد کو حاصل ہو گیا۔ اب یہ "کامیاب" تجربہ دوسرے سکولوں میں بھی دہرایا جانے لگا ہے۔ تجربے کا ذکر آگیا تو انگریزی کی بات کرنے سے قبل تعلیمی تجربات کی بات ہو جائے۔ تعلیم کے میدان میں تجربات ہونے چاہئیں اور سارے ملکوں میں ہوتے ہیں اور یہی تعلیمی ترقی کے ضامن ہوتے ہیں ہم بھی تجربات کرتے رہتے ہیں لیکن کیا ان کے نتیجہ میں تعلیمی ترقی ہو رہی ہے یہ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا۔ ایک بات عیاں ہے کہ ہم رپورٹیں ضرور تیار کرتے ہیں اور نت نئی نئی تعلیمی پالیسیاں بناتے رہتے ہیں۔ ہر نئی گورنمنٹ اور کچھ کرے نہ کرے ایک کام ضرور کرتی ہے یعنی قوم کو ایک عدد تعلیمی پالیسی سے ضرور نوازتی ہے۔ اب تعلیمی رپورٹوں کا اچھا خاصا انبار لگ چکا ہے گویا کہ ہم تعلیمی پالیسوں میں خود کفیل ہو گئے ہیں غیر ملکی مشیروں کو پیش کرنے کے لئے اور ان پہ اپنی لیاقت کا سکہ منوانے کے لئے کافی مواد موجود ہے لیکن اگر دیکھا جائے کہ تدبر و تفکر کے نتیجہ میں ابھرنے والی تجاویز کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تو خاصی مایوسی ہوتی ہے۔ مثلاً انگریزی کے متعلق ہی ایک سابقہ فیصلہ کو لے لیجئے۔ ۱۹۸۶ء میں گورنمنٹ نے فیصلہ کیا کہ ۱۹۸۹ء تک انگلش میڈیم سکولوں میں ذریعہ تعلیم انگریزی کی بجائے اردو کر دیا جائے گا۔ اسی تجویز کا محرک بھی غالباً" وہی جذبہ تھا جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔ یعنی سوسائٹی کو دو واضح طبقوں میں تقسیم ہونے سے بچانا۔ جذبہ تو یقیناً نیک تھا مگر اس کے نتیجہ میں کُشتی شروع ہو گئی انگریزی اور اردو میں۔ یہ شاید اردو کی آخری کوشش تھی انگریزی کو چت گرانے کی۔ مگر کہاں "بیچاری" اردو اور کہاں "معزز" انگریزی جس کو ایسے لوگوں کی حمایت حاصل تھی جو پالیسیاں بناتے اور ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی لئے اگرچہ کسی مصلحت کے تحت پالیسی سازوں نے ایک فیصلہ کر لیا اور اسی پر عملدر آمد کی سخت تاکید بھی ان سکولوں میں بھیج دی گئی۔ مگر وہ بڑے آدمی جن کے بچے انگریزی بول کر مہمانوں کو متاثر کرتے تھے ان کا جی بھلا کہاں چاہ سکتا ہے کہ پھر وہ انگریزی کی رفعتوں سے اتر کر اردو کی "پستیوں" میں دھکیل دئے جائیں۔ اسی لئے پالیسی بنی۔ اس کا اعلان ہوا۔ سخت احکامات جاری ہوئے۔ انہیں دہرایا گیا مگر ہوا وہی جو دراصل ارباب اختیار چاہتے تھے..... انگریزی نے اپنی حیثیت برقرار رکھی۔ اسی طرح یہ تعلیمی تجربہ بھی طبقاتی کشمکش کی نظر ہو گیا۔ اسی طرح اور بہت سی سفارشات بھی دھری کی دھری رہ گئیں میں نے ایک انگریزی میں تحریر کردہ مضمون میں ذکر کیا کہ ۱۹۸۶ء تک کی سات پالیسیوں میں ۱۰۲۲ سفارشات کی گئیں مگر ان میں صرف ۲۵۹ پر عمل ہو سکا اور وہ بھی کلی طور پر نہیں۔ باقی کا کیا حشر ہوا یہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ ہمارے ذہن تو زرخیز ہیں۔ تجاویز تو بہت پیش کر دی جاتی ہیں مگر ان پر عمل کرنا ہم نے اتنا ضروری نہیں سمجھا۔ بعض تجربے ادھورے رہ جاتے ہیں اور بعض تحریر کی روشنائی سوکھنے سے قبل ہی سوکھ جاتے ہیں۔ ایسا بھی ہوا کہ پالیسی بنی۔ گورنمنٹ میں تبدیلی آئی اور وہ پالیسی بھی ختم ہو گئی۔ ایئر مارشل نور خان نے ایک پالیسی دی مگر وہ سورج کی روشنی نہ دیکھ سکی۔ پچھلی گورنمنٹ میں پالیسی ساز دو سال تک عرق ریزی کرنے کے بعد ایک پالیسی منظر عام پر لائے مگر اب وہ بھی دفتری سجاوٹ کے کام آ رہی ہے۔ یہ بات کہنے سے مطلوب کسی گورنمنٹ کی تنقید نہیں بلکہ صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ ہمارے تعلیمی تجربات کا حشر کیا ہوتا ہے۔ خواہ وجوہ سیاسی ہوں۔ یا مالیاتی یا افراد کی بے توجہی یا پلاننگ کی خرابی یہ بحث تو ضمناً" آ گئی۔ بات ہو رہی تھی ایک تعلیمی تجربے کی۔ یعنی یہ کہ پہلی جماعت سے سب سکولوں میں انگریزی کی تعلیم لازمی قرار دے دی جائے۔ آئیے اس پہ تھوڑا سا غور کر لیں۔

انگریزی ایک ایسی بین الاقوامی زبان ہے جس سے آج ہر ملک کے افراد کو شناسا ہونا ضروری ہے۔ دنیا اتنی سمٹ گئی ہے کہ آج آپ یہاں ہیں تو کل حالات کے دھارے میں بہتے ہوئے شاید امریکہ یا انگلستان پہنچ جائیں۔ اگر تو آپ کے ترکش میں انگریزی کا تیر ہو گا تو شاید جلد ملازمت کو شکار کر لیں اور اگر آپ تہی دست ہیں تو پھر آنکھیں پھاڑے دائیں بائیں دیکھتے رہئے آپ کا پرسان حال کوئی نہیں ہو گا۔ نہ آپ اپنا مافی الضمیر ادا کر سکیں گے نہ لوگوں کی باتوں کو سمجھ پائیں گے خواہ وہ آپ کا مذاق ہی اڑا رہے ہوں۔ انگریزی جانتے ہیں اور روانی سے بول سکتے ہیں تو نہ صرف آپ کا کام بن جائے گا بلکہ آپ دوسروں کو متاثر کر کے مزید فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اسی لئے انگریزی سیکھئے اور خوب اچھی طرح سیکھئے۔ انگریزی سیکھنے پر تو قطعاً" کوئی اعتراض نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ انگریزی کو سکولوں میں کیا مقام ملنا چاہئے اور انگریزی کب شروع کی جائے؟۔

موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اردو میڈیم سکولوں میں انگریزی چھٹی جماعت سے شروع ہوتی ہے اور ایک میٹرک کرنے والا طالب علم پانچ سال تک انگریزی پڑھتا ہے کیا پانچ سال ایک زبان سیکھنے کے لئے کافی نہیں ہیں؟ ہونے تو چاہئیں کیونکہ پانچ برس کافی عرصہ ہوتا ہے۔ مگر ایک میٹریکولیٹ کی انگریزی کی تحریر دیکھ کر احساس یہ ہوتا ہے کہ ایسا نہیں۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ مدت کم ہے بلکہ یہ کہ نہ سلیبس صحیح ہے نہ پڑھانے کا طریق۔ اگر ان دونوں کی اصلاح ہو سکے تو پانچ سال میں تو بہت انگریزی سیکھی جا سکتی ہے۔ اگر ایک پی۔ ایچ۔ ڈی کا طالب علم جرمنی میں جا کر فقط چھ ماہ میں جرمن زبان اچھی خاصی سیکھ لیتا ہے تو ایک نوجوان پانچ سال میں کیوں اتنی انگریزی نہیں سیکھ سکتا کہ وہ اسے سمجھ سکے۔ لکھ سکے اور بول سکے۔ سو بظاہر بچوں پہ بستے اور نصاب کا پہلی جماعت سے مزید بوجھ ڈالنے کا کوئی اتنا جواز نظر نہیں آتا۔

لیکن اگر پہلی سے انگریزی کی سفارش کر دی گئی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ دو طبقاتی نظام بڑے واضح انداز میں ابھر کے سامنے آ رہا ہے۔ سو انگلش میڈیم سکولوں کی بھرمار کی وجہ سے سوسائٹی دو واضح طبقوں میں بٹتی چلی جا رہی ہے۔ درمیانی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی ہے۔ ایک محلے میں دو چار گھر تو ایسے ہیں کہ ان کے بچے انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھتے ہیں کیونکہ وہ پانچ سو سے ایک ہزار روپے ماہانہ فیس دے سکتے ہیں۔ باقی بچے سرکاری سکولوں میں پھٹے ہوئے ٹاٹ پر بیٹھ کر اپنا پھٹا ہوا اردو کا قاعدہ ہاتھ میں تھامے ایک ڈنڈا بردار ماسٹر صاحب سے سبق لے رہے ہیں۔ دونوں طبقوں کا فرق نمایاں ہو رہا ہے۔ کچھ بچے انگریزی میں گٹ مٹ کرتے ہوئے سر فخر سے اونچا کئے گلی میں چلے جاتے ہیں اور کچھ انہیں دیکھ کے جھینپ رہے ہیں۔ دونوں طبقات کے درمیان خلیج بڑھتی جا رہی ہے۔ احساس کمتری بھی اسی مناسبت سے بڑھ رہا ہے۔ اسی مسئلہ کا حل یہ سوچا گیا کہ انگریزی جس نے یہ فساد برپا کر رکھا ہے' جس نے ایک طبقاتی جنگ چھیڑ دی ہے' اسے سب سکولوں میں پہلی سے لازمی قرار دے دیا جائے۔ لیکن کیا یہ اسی مسئلہ کا واقعی حل بن سکے گا؟ شاید نہیں۔ اس لئے کہ پھر بھی انگلش اور اردو میڈیم سکولوں میں تفاوت قائم رہے گا۔ یعنی کہ انگریزی سکولوں کا نصاب مختلف ہو گا اور وہاں تو بچہ پہلی یا دوسری جماعت میں ڈینو سار سے متعارف ہو جائے گا اور اردو میڈیم والا بمشکل Cow (کئو) یا گائے تک ہی پہنچ پائے گا۔ پھر ان کے ہاں سوشل سٹڈی انگریزی میں ہو گی اور حساب بھی۔ پھر وہی احساس برتری کا مسئلہ تو موجود رہا۔ اردو سکول کسی حد تک ان کی نقالی کریں تو شاید "کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا" کے زمرے میں آ جائیں۔ نہ تیتر نہ بٹیر والی بات ہو جائے گی۔ اگر کچھ لائق لڑکے انگریزی بولنے بھی لگ جائیں (جس کا امکان صرف اس صورت میں ہو گا کہ گھر پہ انہیں ایسی تربیت ملے وگرنہ سکولوں سے تو یہ توقع نہیں کی جا سکتی) تو بھی وہ احساس کمتری کے دائرہ سے نہیں نکل سکیں گے۔ سو ایک تو ہوا یہ مسئلہ۔ مگر اصل مسئلہ جو میرے اس مضمون کا محرک بنا' وہ قدرے مختلف ہے۔ وہ ہے انگریزی سکھانے والوں کا مسئلہ۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ سرکاری پرائمری سکولوں میں جو استاد کام کرتے ہیں ان میں سے سبھی تو نہیں لیکن اکثر کی تعلیمی قابلیت میٹریکولیشن ہوتی ہے۔ جس کے بعد انہوں نے ایک سال کا تربیتی کورس کیا ہوتا ہے (مگر سب نے نہیں) مگر انہوں نے نہ انگریزی پڑھانے کی تربیت حاصل کی ہوتی ہے نہ ان کا انگریزی سے متعلق مبلغ علم اتنا

باقی صفحہ ۷ پر

صوفی محمد اسحاق

دو نامور احمدی ماہرین قانون کی وفات

خاکسار کو جماعت احمدیہ کے دار القضاء سے منسلک ہوئے اب تقریباً بارہ سال ہو چلے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار اس وقت قضاء بورڈ کا ایک سینئر ممبر ہے۔ اس عرصہ میں خاکسار کو جماعت کے بعض نہایت ہی مخلص اور فدائی احمدی وکلاء کے ساتھ مل کر کام کرنیکا موقعہ ملا ہے جن میں سے دو اس سال اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ (ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) ان دو وجودوں میں ایک تو مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ہیں اور دوسرے مکرم چوہدری عبد الوحید صاحب سلیم ہیں۔ ان دونوں کا تعلق جماعت احمدیہ لاہور سے تھا جہاں سے یہ دونوں جمعرات کے روز اپنے فرائض سے فارغ ہو کر ربوہ آیا کرتے تھے اور ہم سب بعض اوقات رات کے بارہ بلکہ بعض اوقات ایک بجے تک بیٹھ کر مختلف مقدمات سنا کرتے تھے۔ یہ دونوں بھائی گزشتہ چار سال سے بورڈ کے ممبر تھے اور دونوں ہی بڑے محنتی اور قانون کے ماہر تھے اس لئے میں ان دونوں کے ذکر خیر کو ضروری سمجھتا ہوں اور دونوں کا ایک ایک واقعہ درج ذیل کرتا ہوں۔

مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کے فرزند رشید تھے اور اپنے باپ کی طرح بڑے جوشیلے اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کی ولادت قادیان میں ہوئی اور جن دنوں میں مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ ہاؤس میں رہا کرتا تھا یہ ان دنوں اپنی تعلیم کے لئے روزانہ ہمارے سامنے سے گذر کر تعلیم الاسلام ہائی سکول اور پھر تعلیم الاسلام کالج جایا کرتے تھے۔ بعد ازاں خاکسار تو تعلیم سے فارغ ہو کر دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں افریقہ چلا گیا اور یہ اپنی تعلیم مکمل کر کے لاہور کے لاء کالج میں داخل ہوئے جس کے بعد لاہور ہی میں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں اپنی پریکٹس کرتے رہے جہاں احمدیت کے لئے ان کی غیرت ایک مثالی حیثیت کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے جماعت کی خاطر اپنی طرف سے بعض رِٹ درخواستیں بھی کر رکھی تھیں جن کا ذکر اخبارات میں بھی آیا تھا اور اپنے مقدمات کی پیروی نہایت بے باکی اور بے خوفی کے ساتھ کیا کرتے تھے بلکہ بعض اوقات بعض جج صاحبان کو کھری کھری بھی سنا دیا کرتے تھے۔

دار القضاء میں ہمارے ساتھ کام کے سلسلہ میں ان کا قانون کی پابندی اور مہارت کا ایک واقعہ یہ ہے کہ میں ایک مقدمہ میں مرافعہ عالیہ یعنی پانچ رکنی بورڈ کا صدر تھا۔ جس شخص کا مقدمہ ہمارے سامنے تھا اسے خیال تھا کہ چونکہ اس کے خیال میں میری اس کے ساتھ لگتی ہے اس لئے اس کے مقدمہ کا فیصلہ مجھے نہ کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس نے صدر دار القضاء مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب کے پاس میرے خلاف درخواست دے دی۔

کسی ممبر بورڈ آف قضاء کے متعلق اس قسم کا شبہ قطعی طور پر ناواجب ہے کیونکہ ہماری جماعت کے قاضی عموماً ایسے ہی ہوتے ہیں جو پورے ذمہ دار، مکمل غیر جانبدار، خدا کا خوف رکھنے والے اور نہایت محنت اور دیانت سے کام کرنے والے ہوتے ہیں اور حضور اسی بناء پر ہر قاضی کا سالانہ تقرر کرتے ہیں۔ اور میرا اپنا تو یہ حال ہے کہ جس روز میں نے قضاء کے کام کے لئے آنا ہوتا ہے تو اس وقت میں گھر سے یہ دعا کر کے نکلتا ہوں کہ اے خدا میرے ہاتھوں نہ تو کسی کی حق تلفی ہو اور نہ ہی کسی پر ظلم ہو۔ اے خدا تو مجھے صحیح فیصلہ کرنیکی توفیق دینا۔

بہرحال اس شخص کی درخواست رد ہوئی اور اسے اسی بورڈ میں پیش ہونا پڑا جس کا میں صدر تھا مقدمہ مختصراً یہ تھا کہ اس شخص نے گزشتہ کئی سالوں سے اپنے ایک سگے بھائی کے تقریباً ساڑھے چار ہزار ڈالر ہتھیا رکھے تھے اور دینے میں نہیں آتا تھا۔ قضاء میں بھی اس نے مختلف تاخیری حربوں سے تین سال سے زائد کا عرصہ اس طرح گزار دیا تھا کہ کبھی یہ خود کسی بہانے سے پیشی پر حاضر نہ ہوتا۔ کبھی بیماری کا سرٹیفکیٹ بھجوا دیتا۔ اور کبھی وکیل نہ ملنے کا بہانہ کر دیتا۔

جب یہ مقدمہ ہماری سامنے پیش ہوا تو ہمارے سامنے تصفیہ طلب باتیں صرف دو تھیں ایک یہ کہ ان ڈالروں کی رقم پاکستانی کرنسی میں موجودہ ریٹ سے ادا ہو گی یا اس وقت کے ریٹ سے۔ دوسرے یہ کہ اس کو اس رقم کی مکمل ادائیگی کے لئے اب کس قدر مہلت دی جائے۔ چونکہ میرے متعلق اس کو وہم تھا کہ میں خدانخواستہ اس کے بارہ میں انصاف سے کام نہ لونگا اس لئے میں نے ان دونوں امور کا فیصلہ بقیہ چار اراکین بورڈ پر چھوڑ دیا اور خود کوئی دخل نہ دیا جنہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان ڈالروں کی رقم پاکستانی کرنسی میں موجودہ ریٹ سے ادا ہو گی اور مہلت صرف ۳ ماہ ہو گی۔ اس کے بعد میں نے یہ فیصلہ بھی خود لکھنا پسند نہ کیا بلکہ بورڈ کے ایک ممبر کے سپرد کر دیا کہ وہ اسے تحریر کرے چنانچہ اس نے ہی یہ فیصلہ لکھا اور ہم نے اس پر دستخط کر دیئے۔ اس کے بعد اس شخص نے اس فیصلہ پر نظر ثانی کی درخواست دیدی جو پھر ہمارے سامنے آئی لیکن ہمیں اپنے فیصلہ میں کوئی سقم نظر نہ آیا اس لئے یہ درخواست پھر رد ہو گئی۔

اس کے بعد اس شخص نے ایک اور ہتھکنڈہ استعمال کیا کہ ہمارے دفتر قضاء کے کسی کارکن کو ساتھ لیکر مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب صدر قضاء بورڈ کے پاس لاہور ان کی کوٹھی پر پہنچ گیا اور نہ معلوم کس طرح ان کو راضی کر لیا کہ وہ یہ فیصلہ کسی اور ممبر بورڈ کو دیکھنے کا ارشاد فرماویں۔ مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب نہایت ہی شریف النفس اور ہمدرد انسان ہیں اور گو بورڈ کے متفقہ فیصلہ کے بعد اس قسم کی اجازت دینے کا کوئی رواج یا دستور تو نہیں ہے تاہم آپ نے محض اس شخص کی دلجوئی اور ہمدردی کی خاطر اس کی اجازت دے دی چنانچہ یہ کام چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب کے سپرد ہوا جنہوں نے ہمارے متفقہ فیصلہ کو پڑھا اور اسے درست پا کر مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب کو زبانی کہا یا شاید لکھ کر دیا کہ یہ فیصلہ متفقہ ہے اور اس پر نظر ثانی بھی ہو چکی ہے اس لئے آپ کو اس شخص کی درخواست قبول نہیں کرنی چاہئے تھی۔ یہ واقعہ مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب کی قانون سے صحیح واقفیت اور بالغ نظری کا ثبوت ہے۔

مکرم چوہدری عبد الوحید صاحب سلیم ایک نہایت ہی منجھے ہوئے قانون کے بہت ہی ماہر انسان تھے آپ کی مہارت کا یہ ثبوت ہی کافی ہے کہ آپ پاکستان میں ورلڈ بینک کے قانونی مشیر تھے اور اس کا مزید ثبوت یہ ہے کہ پنجاب کے بعض بڑے بڑے جاگیرداروں کے بھی آپ قانونی مشیر تھے جن میں سید فخر امام سابق سپیکر نیشنل اسمبلی اور ان کی بیگم اور امریکہ میں سابقہ پاکستانی سفیر سیدہ عابدہ حسین بھی شامل ہیں۔

مکرم چوہدری عبد الوحید صاحب سلیم کے ساتھ مجھے ان کے کئی ایسے بورڈوں میں شامل ہونیکا موقعہ ملا جن میں وہ صدر ہوا کرتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ہر فریق مقدمہ کی بات انتہائی تحمل، بردباری اور صبر کے ساتھ سنتے بلکہ بعض اوقات مجھے خیال ہوا کرتا تھا کہ آپ ہر ایک کو ضرورت سے بھی کچھ زیادہ ہی وقت دیدیا کرتے تھے لیکن چونکہ صدر وہ ہوا کرتے تھے اس لئے مجبوراً ہم سب کو اس بات کو برداشت کرنا پڑتا۔

اب قضاء میں طریق فیصلہ یہ ہے کہ ہم سب ممبران بورڈ جب مقدمہ سن لیتے ہیں تو اس کے بعد ہم آپس میں اجتماعی بحث کرنے کے بعد کسی ایک رکن بورڈ کے سپرد یہ کام کر دیتے ہیں کہ وہ اس فیصلہ کو تحریر کرے۔ کوئی دو ماہ قبل کی بات ہے کہ ایسے ہی ایک بورڈ میں جس کے صدر آپ تھے مقدمہ سننے کے بعد ہم نے باہم بحث کی جس کے بعد آپ نے اس مقدمہ کا فیصلہ لکھنے کا ارشاد مجھے فرمایا چنانچہ میں نے وہ فیصلہ لکھا جو تھا تو بالکل درست لیکن ایک اور قانونی پہلو جو میرے فیصلہ کو مزید تقویت دیتا تھا وہ مجھ سے رہ گیا اس لئے آپ نے میرے فیصلہ کے نیچے لکھا ہمیں صوفی صاحب کے فیصلہ سے پورا پورا اتفاق ہے صرف ایک بات رہ گئی ہے اس کے بعد آپ نے چند سطور کا اضافہ کیا میرے فیصلہ کے نیچے میرے دستخط تھے اور اضافی فیصلہ کے نیچے ہم سب ممبران بورڈ کے اجتماعی دستخط تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ قانونی لحاظ سے آپ کتنے باریک بین تھے۔ ایک بات کا مجھے از حد افسوس ہے کہ جس رات آپ کا جنازہ ربوہ آنا تھا مجھے اسی دن شام کو ایک جماعتی دورہ پر سکھر جانا تھا اس لئے میں ان کے جنازہ اور تدفین میں شریک نہ ہو سکا۔ آپ کی وفات سے حقیقتاً ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس خلا کو اپنے فضل سے جلد پر کرے۔ آمین

بہرحال مذکورہ بالا دونوں پیاری ہستیوں کی وفات سے ہمارے دل رنجیدہ اور ملول ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان ہر دو کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے درجات کو بلند کرے، ان کے پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور جماعت کو ان ہر دو کے بہترین نعم البدل محض اپنے فضل سے جلد عطا کرے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خدا تعالیٰ کی محبت، اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

برطانیہ / سکولوں میں اسلامی تعلیم

برطانیہ میں آئندہ سال سے جو تعلیمی پالیسی اپنائی جا رہی ہے اس میں اسلامی بنیادی تعلیم بھی شامل کی گئی ہے بتایا گیا ہے کہ وہاں کے ۲۴۰۰۰ پرائمری اور ثانوی سکولوں میں عیسائیت کے علاوہ بدھ ازم' یہودیت' ہندوازم' سکھ ازم' اور اسلام کے متعلق تعلیم دی جایا کرے گی۔ عیسائی اور مسلمانوں دونوں اس کو مزید بہتر بنوانا چاہتے ہیں۔ عیسائیوں کا یہ خیال ہے کہ اگر عیسائیت کے علاوہ دیگر مذاہب کی بھی تعلیم دی گئی تو عیسائیت حاشیہ بردار بن کر رہ جائے گی اور اصل جگہ دیگر مذاہب لے لیں گے۔ مسلمانوں کو اس بات پر شکوہ ہے کہ جس علاقے میں مسلمان زیادہ ہیں وہاں عیسائیت کی نسبت اسلام کی تعلیم پر زیادہ زور دیا جانا چاہئے۔ اس سکیم کے مطابق آغاز کار میں ان مذاہب کے بنیادی عقائد پڑھائے جائیں گے۔ اگلی سطح پر مسلمانوں کو قرآن مجید کی تعلیم بھی دی جائے گی۔ یعنی پہلے پنجوقتہ نماز وضو' اور اسلامی تہواروں کے متعلق کچھ بتایا جائے گا اور اس کے بعد قرآن مجید پڑھایا جائے گا۔ مسلم تنظیموں کا کہنا ہے کہ سکیم اصولی طور پر تو اچھی ہے لیکن اس بات کا ضرور خیال رہنا چاہئے کہ جہاں جس مذہب کے لوگ زیادہ ہوں وہاں عیسائیت کی نسبت اس مذہب کی تعلیم زیادہ دی جائے حکومت نے اب تک مسلمانوں کے والینٹری سکولوں کو امداد دینے کا فیصلہ نہیں کیا۔ یہ سارے سکول مسلمانوں کے چندوں سے چلائے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہزاروں عیسائی اور یہودی سکول ہیں جنہیں باقاعدہ گرانٹ ملتی ہے۔ ایک لمبے عرصے سے مسلمان یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے سکول بھی عیسائیوں اور یہودیوں کی طرح تسلیم کئے جائیں اور حکومت کے فنڈز میں سے انہیں رقوم ادا کی جائیں۔ اگر عیسائیوں اور یہودیوں کو یہ مراعات حاصل ہیں تو مسلمانوں کو ان سے کیوں محروم رکھا جا رہا ہے۔

☆★☆

چین بھارت تعلقات

گزشتہ اتوار کے روز نئی دہلی میں چین کے سفیر نے کہا کہ عنقریب چین اور ہندوستان اپنی سرحدوں پر سے جو متنازعہ ہے فوجیں کم کرنے کے سلسلہ میں گفت وشنید شروع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملک چاہتے ہیں کہ اپنے فوجی اخراجات کو کم کر کے اقتصادیات کے فروغ کی طرف توجہ دیں۔ یہ بات سفیر چنگ روسنگ نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو بتائی کہا جاتا ہے کہ فوجی ماہرین کا ایک گروہ جو امن کے قیام کے لئے وہاں متعین ہے فروری میں ایک میٹنگ منعقد کرے گا۔ جس میں یہ بات زیر بحث آئے گی کہ فوجی دستوں کو کس قدر اور کب تک کم کیا جائے۔ گزشتہ ماہ ایک اعلیٰ سطحی فوجی وفد نے بھی ہندوستانی فوجی افسروں سے اس سلسلے میں بات کی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ ہندوستان نے سرحد کی اپنی طرف ساٹھ ہزار فوجی متعین کر رکھے ہیں یہ سارا علاقہ پہاڑی ہے اور یہ فوجی نہایت مشکل حالات میں وہاں دن گزار رہے ہیں۔ جہاں تک چینی فوجی دستوں کا تعلق ہے ان کی نفری ساٹھ ہزار سے بھی زیادہ بتائی جاتی ہے ۱۹۶۲ء میں سرحد کے سلسلے میں ان دونوں ملکوں میں آپس میں ایک جنگ ہوئی تھی جو علاقہ متنازعہ فیہ ہے وہ ۵۱۲۰۰ میل ہے اس جنگ کے نتیجہ میں ۱۴ سال تک آپس کے سفارتی تعلقات منقطع رہے تھے۔ سنگ نے بتایا کہ وہ جھگڑا اور اس کے بعد کی کشمکش سب تاریخ کا ایک حصہ بن چکے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو وقت اس طرح ضائع ہوا ہے اسے پیش نظر رکھتے ہوئے حالات بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اگلے سال اسی سلسلے میں زیادہ مثبت اقدام کر سکیں گے کہا جاتا ہے کہ چین کی کمیونسٹ پارٹی کا ایک وفد چند دنوں تک ہندوستان آنے والا ہے اسے کانگریس (آئی) نے دورے کی دعوت دی ہے۔

☆★☆

سابق صدر فرانس کی تجاویز

فرانس کے سابق صدر ویلیری جس کارڈ ڈی اسٹنگ نے گزشتہ اتوار کے روز سارا یوو میں کہا کہ انہوں نے بوسنیا کے صدر عالی جاہ عزت بیگوویچ کو چند ایک تجاویز دی ہیں جو بوسنیا کی اکیس ماہ کی جنگ کو ختم کرنے کے سلسلے میں ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ صدر عزت بیگوویچ سے طویل گفت وشنید کر کے اس ایک مسئلے کے تمام پہلوؤں پر غور کیا گیا ہے اور ابتدائی باتیں جو بوسنیا کے لوگوں کے مفاد میں ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی تجاویز پیش کی ہیں ان میں یوروپین کیونٹی کا بھی مفاد مد نظر رکھا گیا ہے سابق صدر فرانس نے کہا کہ مسٹر عزت بیگوویچ نے انہیں یقین دلایا ہے کہ وہ ان کی پیش کردہ تجاویز پر غور کریں گے۔ انہیں امید ہے کہ اگر ان میں کسی ایک تجویز پر عمل کیا جا سکا تو اس علاقہ میں جلد از جلد امن قائم ہو سکے گا۔ مسٹر جسکارڈ سابق صدر فرانس اب پارلیمنٹ کی وزارت خارجہ کی کمیٹی کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے اپنی تجاویز کے متعلق تفصیلات بتانے سے انکار کیا۔ مسٹر جسکارڈ ڈیڑھ ہفتہ کے روز سارا یوو پہنچے تھے اور انہوں نے اس دوران ان فوجی دستوں کا معائنہ کیا جو امن قائم رکھنے کے لئے یہاں متعین کئے گئے۔ ان کے علاوہ مقامی نمائندین سے بھی ملاقاتیں اور شہر کے اس حصہ کا معائنہ کیا جہاں بمباری کی جاتی رہی ہے۔ قارئین کو یاد ہو گا کہ اقوام متحدہ کی جنگی فوجی نفری اس علاقے میں موجود ہے اس کا ۴۰ فیصد فرانس نے فراہم کیا ہے اور یہاں اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران کئی ایک فرانسیسی فوجی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور بہت سے زخمی بھی ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اب فرانس اس بات سے اکتاہٹ محسوس کر رہا ہے کہ امن کے قیام کے لئے اتنا لمبا عرصہ کوشش کرنے کے باوجود کوئی کامیابی نظر نہیں آتی۔ اس لئے انہوں نے اس فیصلے کا بھی اعلان کیا ہے کہ اگر مسلمانوں سرب اور کروٹ لوگوں میں امن کا معاہدہ نہ ہو سکا تو بہار کے ایام میں وہ اپنی فوجیں واپس بلالے گا۔ بتایا گیا ہے کہ ۱۸/ جنوری کو جنیوا میں پھر گفت وشنید شروع ہو گی۔ مقصد قیام امن ہے اس گفت وشنید میں فرانس برطانیہ اور یوروپین کیمونٹی کے اراکین حصہ لیں گے۔ موضوع سخن زیادہ تر یہ ہو گا کہ بوسنیا کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

☆★☆

نیند آور دواؤں کا نشہ

ڈرگ ایڈکشمنٹ ٹریٹمنٹ اور ریہیبلیٹیشن سنٹر

Drug Addictment Treatment)
(And Rehablitation centre

میو ہسپتال اور ڈیپارٹمنٹ آف سائیکاٹری کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے پروفیسر اعزاز احمد خان ترین نے کہا ہے کہ ہیروئن سے بھی زیادہ خطرناک سائیکوٹراپک ڈرگ ہیں جنہیں نیند آور دواؤں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور جنہیں عارضی سکون کے لئے اب زیادہ پسند کیا جانے لگا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ۱۹۹۰ء کے بعد سے ہیروئن کا استعمال تو کم ہو گیا ہے لیکن سائیکوٹراپک منشیات زیادہ استعمال کی جا رہی ہیں۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انسانی صحت کے لئے یہ دوائیں ہیروئن سے بھی زیادہ خطرناک ہیں لیکن لوگوں کو ان کے متعلق یا ان کی ضرر رسانی کے متعلق زیادہ آگاہی نہیں ہے۔ آپ بدھ کے روز ایک ایجنسی سے اس سلسلے میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ ان کے مرکز میں اب ہیروئن کے عادی کم آتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ نارکاٹک سنٹرل بورڈ نے اس سلسلے میں خاصی آگاہی لوگوں کو دی ہے اور انہیں بتایا ہے کہ اس کی مضرت کہاں تک لے جا سکتی ہے اور کہ یہ محض اپنی شکستہ امیدوں کو سہارا دینے کے لئے یا اپنی پریشانیوں سے دور بھاگنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ لوگوں کو آگاہی بہم پہنچا کر اس سے دور رکھا جائے۔ پروفیسر ترین نے اس سلسلے میں کہا کہ ان کے مرکز نے ایک مہم جاری کی ہے۔ جس کے ذریعے لوگوں کو ابتدائی معلومات فراہم کرنا چاہتے ہیں تاکہ منشیات کے استعمال سے بچا جائے۔ حال ہی میں ان کے کارکنوں نے عوام الناس سے رابطہ پیدا کیا اور انہیں اس سلسلے میں ضروری امداد بھی دی جہاں تک اعداد و شمار کا تعلق ہے انہوں نے بتایا کہ ان کے ریہیبلیٹیشن سنٹر میں ۱۹۸۱ء میں دو افراد آئے تھے ۱۹۸۲ء میں ۵۴ افراد ۱۹۸۸ میں ۲۰۴۲ افراد اور ۱۹۸۹ء میں ۲۳۲۰ افراد اور ۱۹۹۰ء میں ۲۳۵۰ افراد آئے تھے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ۱۹۹۰ء کے بعد ہیروئن کے عادی لوگوں کی تعداد جنہیں مرکز میں داخل کیا گیا کم ہونی شروع ہوئی۔ اور ۱۹۹۱ء میں صرف ۱۴۵۴ لوگ داخل کئے گئے اور ۱۹۹۲ء میں ۱۲۷۴۔ انہوں نے کہا اب تشویش کا باعث یہ ہے کہ سائیکوٹراپک ادویہ جو ہیروئن سے کہیں زیادہ ضرر رساں ہیں اور اسی طرح افیم اور دیگر منشیات بھی ان کا استعمال شروع ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چالیس قسم کی ایسی دوائیں ہیں جو منڈی میں نہایت آسانی کے ساتھ مل سکتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کا استعمال بہت زیادہ ہونے لگا ہے۔ غالباً ان

کی مراد یہ بھی ہوگی کہ ان دواؤں کا اس طرح بازار میں مل جانا نقصان دہ ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی پابندی لگائی جانا ضروری ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

یہ کہ دنیاوی بادشاہ کا بھروسہ اسباب مادی پر ہوتا ہے۔ مگر خدا کے فرستادہ کا چونکہ خدا کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے پس وہ اپنے اسی حامی کی حمایت میں ہر طرح بے فکر رہتا ہے۔ گو اس کے پاس مادی اسباب کی قلت ہو بلکہ نہ ہونے کے برابر۔ مگر اس کی مسرت اور اس کے اطمینان کو کوئی نہیں پا سکتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس کون سی سلطنت یا طاقت تھی مگر آپ مصائب و شدائد زمانہ سے بے فکر رہتے۔ زار روس جو ایک نہایت بلند بادشاہ تھا اس کے متعلق آپ نے پیش گوئی فرمائی کہ وہ نہایت بے کسی کی حالت میں تباہ ہوگا۔ پھر اسی طرح ہوا۔ اب شہنشاہ زار کی پہلی قوت دیکھو پھر اس پیش گوئی کے بعد اس کی بے کسی۔ پس معلوم ہوا کہ دنیا کے بادشاہوں کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔ وہ بالکل مردہ بدست زندہ کی مثال ہیں۔ مگر خدا کے پیارے ہر طرح با اقتدار۔

ایک ولی بزرگ کا واقعہ ہے جو دہلی میں رہتے تھے۔ بادشاہ وقت ان سے ناراض ہو گیا۔ کہیں دہلی سے باہر گیا ہوا تھا۔ دشمن نے کوئی چغلی لگائی اور بادشاہ نے فیصلہ کیا کہ دہلی پہنچتے ہی اس بزرگ کو سزائے موت دوں گا۔ لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ بادشاہ کے آنے سے پہلے یہاں سے کہیں چلے جائیں۔ یا معافی مانگیں مگر آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ بادشاہ دہلی کے قریب پہنچ گیا۔ خبریں آتی تھیں کہ بادشاہ ان بزرگ پر غضبناک ہو رہا ہے۔ اور آتے ہی عبرتناک سزا دے گا۔ خیر خواہوں نے پھر وہی مشورہ دیا مگر آپ نے کہا "آنے دو۔ ہو گیا۔ آخر بادشاہ ہے خدا تو نہیں۔" یہاں تک سنا گیا کہ کل صبح بادشاہ کی سواری شہر میں داخل ہوگی۔ بادشاہ اب دہلی کے بہت نزدیک ہے۔ مگر ان بزرگ نے بڑے اطمینان سے فرمایا۔ "ہنوز دلی دور است" سننے والے حیران تھے کہ بادشاہ چند لمحوں میں آیا چاہتا ہے یہ دلی دور بتاتے ہیں مگر اسی رات کو بادشاہ قولنج سے مر گیا اور اسے دلی میں داخل ہونا نصیب ہی نہ ہوا۔

بقیہ صفحہ ۴

ہوتا ہے کہ تدریس میں انصاف کر سکیں۔ اگر وہ Stomach کو سٹومچ پڑھائیں تو یہ کوئی عجب نہیں ہوگا۔ اب اگر ایسے اساتذہ کے ذمے انگریزی پڑھانے کا فرض لگا دیا جائے تو وہ انگریزی تو نہیں پڑھائیں گے بلکہ اپنی تخلیق کردہ کوئی دوسری زبان یا مسخ شدہ انگریزی اور یہ وہ ننھے ذہنوں میں اس طرح پیوست کر دیں گے کہ پھر اس سے چھٹکارا مشکل ہو جائے گا۔ ایک چیز کو Learn (سیکھنا) کرنا نسبتاً آسان ہے مگر اس کو Unlearn کرنا نہایت مشکل ہے اگر غلط نقوش ذہن میں گاڑ دیئے جائیں تو پھر ان کو مٹا کے صحیح بات کو ان کی جگہ نقش کرنا ایک مشکل کام ہو جاتا ہے۔ اس لئے خدشہ یہ ہے کہ ہم جس جوش و خروش سے انگریزی پڑھانے کی مہم شروع کر رہے ہیں اس کے نتیجہ میں کہیں یہ نہ ہو کہ ہم پانچ سالہ بچوں کے ذہنوں پہ کچھ ایسے نقوش ثبت کر دیں جن کو بعد میں مٹانے کے عمل میں سے گذرنا پڑے اور اس طرح جو محنت ہم نے کی ہو وہ سب رائیگاں جائے بلکہ یہ امر ہمارے لئے باعث تشویش ہو جائے۔

دراصل ہر نئی سکیم نافذ کرنے سے قبل اس کے لئے مناسب تیاری کی ضرورت ہوتی ہے مگر ہم کچھ اس فلسفہ کے قائل ہیں کہ ہتھیلی پر سرسوں اگائی یا جمائی جا سکتی ہے۔ اب ہم انگریزی پہلی جماعت سے سکھانے کی سکیم کا نفاذ چاہتے ہیں تو اس سکیم کا پہلا اور لازمی حصہ یہ ہونا چاہئے کہ اساتذہ کی تربیت کا کیا اہتمام کیا جائے گا۔ ۱۹۹۱ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں ۹۰۹۷۵ پرائمری سکول تھے۔ ان کی تعداد تین سالوں میں یقیناً ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی ہوگی۔ ہر پرائمری سکول میں پانچ اساتذہ ہونے چاہئیں پہلے تو ایک ہی پر یہ سارا بوجھ ڈال دیا جاتا تھا اب کم از کم دو تعینات کئے جا رہے ہیں بعض میں تین۔ چار۔ پانچ بھی ہونگے۔ اگر دو ہی فرض کر لیں تو اساتذہ کی تعداد کم از کم دو لاکھ بنتی ہے۔ جن کے لئے انگریزی کا کورس ترتیب دینے اور پھر ان سب کو تربیت دینا اشد ضروری ہے۔ ہم کتنا ہی زور کیوں نہ لگائیں یہ ممکن نہیں ہوگا کہ دو تین لاکھ اساتذہ کو ایک سال میں تربیت دی جا سکے خواہ کورس ایک ماہ کا ہی کیوں نہ ہو، اور اگر اس ناممکن کو ہم ممکن بھی بنا سکیں (جس کی کوئی صورت نظر نہیں آتی) تو بھی انگریزی کو بطور لازمی مضمون کے شامل کرنے سے قبل ہمیں کم از کم ایک سال کا انتظار کرنا ہوگا۔ کہا جا رہا ہے کہ ہر سال ۱۰ ہزار اساتذہ کو تربیت دی جائے گی اس طرح تو سب کی تربیت کے لئے ہمیں بیس سال کا عرصہ درکار ہوگا اور ۔

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

نہ جانے اسی وقت تعلیمی پالیسی کیا کیا ہو جائے۔ بہرحال اس سکیم کا سب سے اہم پہلو تربیت اساتذہ ہے۔ کم سے کم وقت میں ان سب کو اسی عمل میں سے گذارنا اشد ضروری ہے تاوہ طلباء کی صحیح راہنمائی کر سکیں اور انگریزی سے کسی حد تک انصاف بھی۔ اگر اس اہم پہلو کو نظرانداز کر دیا گیا تو یہ سکیم بھی پہلی بہت سی سکیموں کی طرح فلاپ ہو جائے گی اور وہ مقصد 'جو سامنے رکھ کے اسے نافذ کیا جا رہا ہے' وہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہر نئی سکیم گہری سوچ اور مکمل پلاننگ کی محتاج ہے۔ ایک جذباتی فیصلہ اور ادھورا نفاذ سکیم کی افادیت ختم کرنے کے مترادف ہے۔ سو انگریزی سکھائیے مگر صحیح طریق سے۔

بقیہ صفحہ ۲

چاہئیں؟

اسی طرح آنحضرت ﷺ سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی آمدہ تکالیف سے پناہ مانگا کرتے۔ پیچھے رہ جانے والوں کی حفاظت کے لئے دعا کیا کرتے۔ اور فرماتے کہ دنیا کو بھی انسانوں کی جہالت سے بچا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی اس دعا میں گہری حکمت پوشیدہ ہے اگر انسان سب جہانوں کے لئے فیض چاہتا ہے اور انسانوں کے ظلم اور جہالت سے بچنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اسے اپنے آپ کو ظلم و جہالت سے باز رکھنا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب اگرچہ وقت کے لحاظ سے تو کوئی قید نہیں کہ خطبہ ختم کیا جائے۔ لیکن ریڈیو پر خطبہ سننے والوں کے خطوط آ رہے ہیں کہ اب آپ لمبے لمبے خطبے دیا کریں گے تو ریڈیو پر صرف ایک گھنٹے کا وقت مقرر ہے اس لئے جب تک ریڈیو پر وقت نہ بڑھ جائے خطبہ کا وقت یہی رہے گا۔

خطبہ کے اختتام پر ٹی وی پر نماز کی ادائیگی کا کچھ حصہ دکھایا گیا۔ نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الفضل لندن سے باہر تشریف لائے تو احمدیہ ٹیلی ویژن کے باضابطہ پروگراموں کے آغاز کی خوشی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مٹھائی پیش کی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود بھی کھائی اور اپنے ہاتھ سے احباب جماعت کے منہ میں بھی مٹھائی ڈالی حضور کے اس محبت پاش سلوک سے احباب جماعت خوشی و محبت سے سرشار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور حضور کو ہر لحظہ و ہر آن اپنی زبردست تائیدات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

بقیہ صفحہ ۱

رفیق ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن نے مختصر کلمات میں جماعت کو نئے سال کی اور احمدیہ ٹیلی ویژن کے روزانہ پروگرام باقاعدہ شروع ہونے کی مبارک باد دی۔ اور کہا کہ حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں، توجہ اور راہنمائی کی بدولت آج ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ مشرق اور مغرب اور شمال و جنوب میں یہ پروگرام بیک وقت ٹیلی کاسٹ کر سکیں۔

حضور کے خطبہ کے بعد حضور کی نعت اور چند دیگر نظمیں سنوائی گئیں اور رات ۹ بجے کے قریب پہلے روز کی ان نشریات کا اختتام ہوا۔

چابیوں کی گمشدگی

○ چابیوں کا ایک گچھا جس میں چار پانچ چابیاں ہیں نیشنل الیکٹرانکس لاہور کے کی رنگ میں بندھی ہوئی تھی دفتر الفضل ربوہ سے دفاتر صدر انجمن کے درمیان کہیں گر گئی ہیں۔ جس کسی کو ملیں دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

ہر گھر میں ڈش انٹینا پہنچانے کا
عزم
۱۲ فٹ سپوری ڈش بہترین سٹینڈ کیساتھ ۶۰۰۰ روپے
۱۲ مکمل ڈش انٹینا ونر سیٹ کیساتھ ۱۳۰۰۰ روپے
۱۲ مکمل ڈش انٹینا لوکل ریسیور کے ساتھ ۱۰۰۰۰ روپے
۱۰ مکمل ڈش انٹینا ونر سیٹ کیساتھ ۱۱۰۰۰/- روپے
۱۰ مکمل ڈش انٹینا لوکل ریسیور کے ساتھ ۸۰۰۰/- روپے
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی
فون: ۳۰۸۰۶ فیصل آباد

خبریں

ربوہ ۹ ۔جنوری۔ خشک سردی جاری ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۸ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۱۸ درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی سٹی کورٹ میں بم کا ایک زبردست دھماکہ ہونے سے مجسٹریٹ سمیت ۹۔ افراد زخمی ہو گئے۔ دھماکہ وی آئی پی پارکنگ میں ہوا۔ یہ بم سکوٹر میں رکھا گیا تھا۔ دھماکہ سے پارکنگ میں کھڑی ۲۸ موٹر سائیکلیں اور کاریں تباہ ہو گئیں۔ بعض آگ لگنے سے جل گئیں۔ دھماکے سے سکوٹر ۲۵۔۳۰ فٹ ہوا میں بلند ہوا اور اس کے ٹکڑے گاڑیوں پر گرے۔ متعدد کمروں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ دو زخمیوں کی حالت ہسپتال میں نازک ہے۔ پولیس کے ماہرین کے کہنا ہے کہ یہ واقعہ کھلی دہشت گردی ہے اور لاڑکانہ کے واقعہ کی کڑی ہو سکتا ہے۔

○ وزیر داخلہ میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ بھٹو کی سالگرہ پر تخریب کاروں نے غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے اپنے کارنامے دکھائے۔ انہوں نے کہا کہ را کے اشارے پر افراتفری پھیلانے والے تمام نہاد جیالوں کی کوئی پارٹی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے روزگار افراد کو بارہ سو روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ ہر سال ۳۲ ہزار افراد کو روزگار فراہم کریں گے۔ نئے پاسپورٹ مارچ میں جاری ہونگے۔ شناختی کارڈ کمپیوٹر پر جاری ہونگے۔

○ حکومت نے فلور کراسنگ آرڈیننس میں مزید ۳ ماہ کی توسیع کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی وجہ مرتضیٰ بھٹو کی سندھ میں متوقع حمایت اور پنجاب کابینہ میں شامل نہ ہونے والے اراکین کی طرف سے بلیک میلنگ کے خدشات ہیں۔

○ وزارتوں سے محروم پیپلز پارٹی کے متعدد اراکین پنجاب اسمبلی نے بیگم نصرت بھٹو سے رابطہ کر لیا ہے۔ متعدد اراکین نے اپنی ناراضگی ظاہر کر دی ہے۔ ڈسپلن کی خلاف ورزی کرنے والے اراکین کے وہ استعفے منظور کر لئے جائیں گے جو انتخابات سے قبل ہی ان سے لے لئے گئے تھے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بلوچستان کی مخلوط حکومت کو پریشان کرنے کا ہمارا کوئی ارادہ نہیں۔ بلوچستان کے ایک وفد سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ترقیاتی فنڈز ریلیز کر دیئے جائیں گے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ فلور کراسنگ آرڈیننس ضروری ہے اس کو مزید موثر بنانے کے لئے قانون سازی کی جائے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے آستین کا سانپ بن کر مجھے ڈس لیا۔ میں نے خرابی صحت کی بناء پر بے نظیر کو اختیارات دیئے تھے لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ ایسی زہریلی ہو نگی۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھے سوئٹزرلینڈ کس لئے لے جانا چاہتی ہے۔ لے جائے گی بھی یا نہیں۔ اگر مجھ سے بات کرنا چاہتی ہے تو یہیں کر لے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ حالات قابو میں ہیں۔ امن و امان کی صورت حال بگڑ نہیں رہی۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ج) کا اتحاد برقرار رہے گا۔ ہم انشاء اللہ اکٹھے تیرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امن و امان کی صورت پر گورنر پنجاب کے خیالات کو سنجیدگی سے لیا ہے اس طرف بھرپور توجہ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نہروں کا نظام فاریسٹری والوں سے لے کر محکمہ انہار کو دے دیا گیا ہے۔ جہاں بھی درخت چوری ہوا ذمہ دار افسر کو ٹانگ دیا جائے گا۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ "مافیا" نے نصرت بھٹو کو ہٹا کر پیپلز پارٹی کو ہائی جیک کر لیا ہے۔ طالع آزماؤں نے پارٹی کو دو گروہوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کی ہے۔ مخلص کارکن نصرت بھٹو کے ساتھ ہیں۔ موقع پرستوں کی قیادت "وہ" کر رہے ہیں۔

○ المرتضیٰ کے واقعہ کے مفرور مجرم سریش کمار کو لاڑکانہ میں ایک ہندو کے گھر سے گرفتار کر لیا گیا۔ پناہ دینے والے آنند رام اور اس کے دو بیٹے بھی گرفتار کر لئے گئے۔ سب کو نامعلوم مقام پر پہنچا دیا گیا۔ سریش کمار ہسپتال سے زخمی حالت میں فرار ہو گیا تھا۔

○ وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پنجاب کے تمام وزراء اور ان کے مشیر اپنے اپنے اثاثوں کا اعلان ایک ہفتے کے اندر اندر کریں گے۔

○ وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر نے کہا ہے کہ ہم کوئی انتقامی کارروائی نہیں کریں گے لیکن ماضی کے جرائم کا ضرور احتساب ہو گا۔ آج کوئی سیاسی کارکن نظر بند نہیں۔ کسی کو اقتدار یا اپوزیشن میں رہ کر جرائم کے ارتکاب کا لائسنس نہیں دیا جا سکتا۔

○ پے کمیشن کے اعلان میں تاخیر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے قومی بینکوں اور مالیاتی اداروں کے افسروں نے چوتھے روز بھی علامتی ہڑتال کی۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کوئی پلاٹ نہیں جس پر قبضہ ہو جائے۔ مرتضیٰ بھٹو پارٹی کے رکن ہی نہیں۔ الطاف حسین جب بھی پاکستان آئیں گے انہیں بے گناہی ثابت کرنے کے لئے عدالت میں پیش ہونا پڑے گا۔

○ گورنر سندھ نے کہا ہے کہ اگر ماں بیٹی کے درمیان جھگڑا نہ ہوتا تو آپریشن کلین اپ اب تک مکمل ہو چکا ہوتا۔

○ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ییلو کیب سکیم پر اصلی حالت میں عمل درآمد ممکن نہیں۔ حکومت ییلو کیب سکیم کے متاثرین کو انصاف دلانے کے لئے نئی سکیم شروع کرے۔ عدالت نے کہا کہ وہ اس کیس کے تصفیے میں تاخیر کو پسند نہیں کرتے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سابق سپیکر سعید احمد منیس وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کے بھی نگران ہونگے۔ ان کو وزیر اعلیٰ کا خصوصی معاون برائے سیاسی امور مقرر کیا گیا ہے ان کا عہدہ صوبائی وزیر کے برابر ہو گا۔

○ کابل میں عارضی جنگ بندی کے ساتھ ہی لوٹ مار شروع ہو گئی ہزاروں افراد شہر چھوڑ کر چلے گئے۔ مہاجرین کا بڑا ریلا پاکستان میں داخل ہو گیا۔ خوراک اور ادویات کی شدید قلت پیدا ہو گئی۔ بالاحصار اور کابل کے شمال میں جھڑپیں برابر جاری ہیں۔

○ صوبہ سرحد میں سیاسی بحران پیدا ہو گیا ہے تین آزاد وزراء مستعفی ہو چکے ہیں۔ چار مزید کل تک استعفیٰ دے دیں گے۔ تحریک عدم اعتماد پیش ہوئی تو لیگی اراکین بھی اس کی حمایت کریں گے۔

○ صدر مملکت نے بھٹو خاندان کے تنازعہ میں ثالثی کا کردار ادا کرنے سے معذرت کر لی ہے۔ اور غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ سابق وفاقی وزیر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا ہے کہ ماں بیٹی کی لڑائی سے سندھ بہت متاثر ہوا ہے۔ المرتضیٰ کا گھیراؤ افسوسناک ہے انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ بھٹو کو انڈر اسٹیمیٹ کرنا بہت بڑی غلطی ہو گی۔

○ لوڈ شیڈنگ کے اوقات میں بے ضابطگی پر پنجاب کی صوبائی کابینہ نے اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ اگر مسئلہ کشمیر پُر امن طریق پر طے نہ ہوا تو جنگ ممکن ہے۔

گاڑیاں برائے فروخت

○ دفتر صدر عمومی میں درج ذیل گاڑیاں فروخت کرنی مطلوب ہیں۔ خواہشمند احباب جناب حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں۔ گاڑیاں اچھی حالت میں ہیں۔

۱۔ جیپیں۔ 2 عدد
۲۔ کار۔ ۱ عدد
۳۔ ٹویوٹا ۸۷ ری کنڈیشنڈ ۹۲ بہت اچھی حالت میں

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

دانتوں کا معائنہ
مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

خواتین توجہ فرمائیں

سلائی کٹائی، چائینیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھئے۔ (چھٹی بروز اتوار، سوموار)
۔۔۔۔۔۔ رابطہ کے لئے ۔۔۔۔۔۔
عطیہ اکیڈمی ۲۱/۱۱ صدر جنوبی ۲ ربوہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

چھوٹا قد کورس	120	DWARFISHNESS COURSE
بول بستری کورس	35	BED URINE COURSE
مٹی چھوڑ کورس	25	MITTI CHOUR COURSE
بے بی گروتھ کورس	40	BABY GPOWTH COURSE
سوکھا پن کورس	60	MARASMUS COURSE
بے بی ٹانک	12	BABY TONIC
آہستہ دانت نکالنا کیور	20	SLOW DENTITION CURE
بے ترتیب دانت کیور	20	IRRBOULER TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ویل ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

پتہ